مصائب امام حسینؑ پر مستند ترین کتاب
مقتلِ مقرم
المعروف
مقتل الحسین علیہ السلام کا اردو ترجمہ
مترجم
علامہ حسن رضا باقر (فاضل شام)
مؤلف
حضرت علامہ سید عبدالرزاق المقرم
Presented by Ziaraat.Com

مقتل الحسینؑ المقرم

مؤلف

علامہ السید عبدالرزاق الموسوی المقرم (اعلی اللہ مقامہ)

مترجم

علامہ حسن رضا باقر ابن حافظ اقبال حسین جاوید

تراب پبلیکیشنز لاہور

0345-8512972

نوٹ: التماس سورۃ فاتحہ برائے بانی ادارہ تراب پبلی کیشنز شہید ولایت علامہ ناصر عباس ملتان

کتاب	:	مقتل الحسینؑ المقرم
مؤلف	:	علامہ السید عبدالرزاق الموسوی المقرم (اعلی اللہ مقامہ)
مترجم	:	علامہ حسن رضا باقر ابن حافظ اقبال حسین جاوید
پروف ریڈنگ	:	شیر محمد عابد مولائی
پیشکش	:	حسین اقبال خان
اشاعت	:	ستمبر 2014ء
تعداد	:	1100
ہدیہ	:	Rs750

ملنے کا پتا

تراب پبلیکیشنز لاہور

فون: 0345-8512972

ای-میل: molai512@gmail.com

www.facebook.com/turabpublishers

خوشبو کی مہک آرہی ہے۔ (الخطط: مقریزی، ج ۳، ص ۲۸۴)

اس مصیبت نے اس کے قلب پر گہرا اثر کیا اور وہ فوراً یزید (ملعون) کے دربار کی طرف بڑھی یہاں تک کہ اپنی چادر کا خیال بھی نہ کیا اور چلا رہی تھی کہ رسولؐ خدا کی بیٹی کے بیٹے کا سر ہمارے گھر کے دروازے پر لٹک رہا ہے۔ یہ دیکھ کر یزید فوراً اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر چادر کروائی اور اس سے کہا: ''حسینؑ پر بلند آواز سے گریہ کرو کیونکہ وہ بنی ہاشم کے فریادرس تھے، ابن زیاد (ملعون) نے انھیں شہید کرنے میں بہت جلدی کی''۔ (تاریخ طبری: ج ۶، ص ۲۶۷)

یزید (ملعون) اس طریقہ سے اس امر کو چھپانا چاہ رہا تھا اور اپنے آپ سے یہ بوجھ اُتار کر اس جرم کو اپنے گورنر پر ڈال رہا تھا لیکن حقیقت چھپ نہیں سکتی کیونکہ اس نے اس راز کو خود اس چھوٹے خط میں تحریر کیا تھا جسے مورخین ''چوہے کا

← آپؑ نے عبداللہ بن عامر سے کہا: ''میں تم دونوں کے لیے بہترین محلل ہوں''۔ اس روایت کی اسناد میں یحییٰ بن عبداللہ بن بشیر الباہلی نے ابن مبارک سے اسے نقل کیا ہے اور علمائے رجال کے نزدیک وہ مجہول راوی ہے۔

دوسری صورت: مقتل الحسینؑ خوارزمی: ج ۱، ص ۱۵۰، فصل ۷۔ ابن سیرین نے اسناد کے ساتھ ہذلی سے نقل کیا ہے کہ ہذلی کہتا ہے: عبدالرحمٰن بن عتاب بن اسید نے ہند سے شادی کے بعد اسے بے آبرو کر کے طلاق دے دی۔ پھر عبداللہ بن عامر بن کریز نے اس سے شادی کر لی اور باقی سارا واقعہ درج بالا روایت کے مطابق ہے لیکن یہاں پر حضرت امام حسینؑ کے بجائے حضرت امام حسنؑ کا نام ہے کہ امام حسنؑ نے ہند کو طلاق دینے کے بعد فرمایا: تم دونوں مجھ سے بہتر محلل نہیں پاؤ گے۔ اور ہند کہا کرتی تھی: لوگوں کے سید و سردار حضرت امام حسنؑ اور ان میں سخی عبداللہ اور مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے عبدالرحمٰن ہیں۔ ابن حجر نے ''تہذیب التہذیب'' ج ۲، ص ۴۵ پر تحریر کیا ہے کہ ہذلی کا نام ابوبکر ہے اور یہ ابن معین کے نزدیک جھوٹا، ابوزرعہ کے نزدیک ضعیف اور نسائی کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔ اور صفدی سے ''الوافی بالوفیات'' ج ۳، ص ۱۴۶ پر ہے کہ محمد بن سیرین نے خود بھی یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ حدیث سننے کے بعد اس میں سے کچھ کم کر دیتا تھا اور یہ جرجایا کا اسیر تھا۔ طرح التقریب: ج ۱، ص ۱۰۳ پر ہے کہ یہ عین التمر کا قیدی تھا۔

تیسری صورت: نویری کی کتاب ''نہایۃ الادب'' ج ۶، ص ۱۸۰ پر مرقوم ہے کہ زینب عبداللہ بن سلام کے عقد میں تھی جو عراق میں معاویہ کا گورنر تھا۔ معاویہ نے اس سے یہ مطالبہ کیا کہ یزید (ملعون) تمھاری بیوی میں رغبت رکھتا ہے لہٰذا تم اسے طلاق دے دو اور میں اپنی بیٹی کی شادی تم سے کر دیتا ہوں۔ جب اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو معاویہ کی بیٹی نے شادی سے انکار کر دیا۔ پھر معاویہ نے ابوہریرہ اور ابودرداء کو عراق روانہ کیا تاکہ وہ دونوں عراق جا کر زینب بنت اسحاق سے یزید (ملعون) کے لیے خواستگاری کریں۔ جب وہ دونوں کوفہ پہنچے تو حسینؑ ابن علیؑ بھی کوفہ میں موجود تھے اور ان دونوں نے انھیں سارا واقعہ سنایا۔ امام حسینؑ نے ان سے کہا کہ زینب کے سامنے میرا بھی ذکر کرنا۔ جب انھوں نے زینب کے سامنے امام حسینؑ کا ذکر کیا تو اس نے شادی کے لیے امامؑ کا انتخاب کیا اور امامؑ نے اس سے شادی کر لی۔ جب امامؑ کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن سلام بھی اپنی اس سابقہ بیوی میں رغبت رکھتا ہے تو آپؑ نے اسے طلاق دے دی تاکہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہو سکے۔

یہ قصہ کافی طولانی ہے جسے نویری نے ''نہایۃ الادب'' میں اسناد کے بغیر مرسل ذکر کیا ہے۔ ابن بدرون نے بھی اس واقعہ کو ''شرح قصیدہ ابن عبدون'' (ص ۱۷۲، مطبوعہ ۱۴۳۰ھ) میں مرسل ذکر کیا ہے اور اس عورت کا نام ''ارینب'' لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب امام حسینؑ اپنے اہل و عیال کے ساتھ کوفہ سے چلے گئے تھے تو دوبارہ کوفہ کبھی نہیں آئے۔
←